سالانہ امتحان 2024ء/1445ھ

کنز المدارس بورڈ پاکستان

درجہ: عالیہ سال دوم	پرچہ: دوسرا	مضمون: الحدیث الشریف
تاریخ: 13-02-2024	دن: منگل	کل وقت: 2 گھنٹے 30 منٹ
		کل نمبر: 75

رول نمبر: ____________

جوابی کاپی نمبر: ____________

مختصر سوالات

سوال نمبر 1: نماز کی چابی، تحریم اور تحلیل کیا ہیں؟

جواب: نماز کی چابی طھور، تحریم تکبیر اور تحلیل تسلیم ہے۔

سوال نمبر 2: "اذا کان قائما في الصلاۃ قبض بیمینہ علی شمالہ "ترجمہ کیجے۔

جواب: جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑتے۔

سوال نمبر 3: آقا کریم نے رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کرنے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آقا کریم نے رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی اس بندے کے نماز کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جس کی پیٹھ رکوع وسجود میں سیدھی نہ ہو۔

سوال نمبر 4: امام مجاہد رحمہ اللہ تعالی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی نماز کے حوالے سے کیا فرماتے ہیں؟

جواب: امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیس سال خدمت کی لیکن میں نے انہیں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔

سوال نمبر 5: ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے پر دلیل پیش کیجئے۔

.جواب: عن علی رضی اللہ عنہ: من السنۃ في الصلاۃ وضع الاکف علی الاکف تحت السرۃ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کے اندر سنت ہے ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا۔

سوال نمبر 6: امام شافعی کے نزدیک قعدہ میں بیٹھنے کی کیفیت بیان کیجئے۔

جواب: امام شافعی کے نزدیک ہر وہ قعدہ جس کے بعد سلام ہو گا اس میں "تورک" کیا جائے گا برابر ہے کہ وہ نماز دو قعدوں والی ہو یا ایک قعدے والی، اور وہ قعدہ جس کے بعد سلام نہیں ہو گا اس میں افتراش ہو گا۔

سوال نمبر 7: امام اعظم کے نزدیک کن الفاظ سے تکبیر تحریمہ کہنا جائز ہے؟

جواب: امام اعظم کے نزدیک اللّٰہ اکبر ، اللّٰہ اجل ، اللّٰہ اعظم یا الرحمن اکبر کے الفاظ سے تکبیر تحریمہ کہنا جائز ہے۔

سوال نمبر 8: ہمارے نزدیک جہری نماز میں امام کے لیے کتنے سکتے مستحب ہیں؟

جواب: ہمارے نزدیک جہری نماز میں امام کے لیے ایک سکتہ مستحب ہیں۔

سوال نمبر 9 قراءت خلف الامام کے حوالے سے شوافع کا مؤقف مع دلیل بیان کیجئے۔

جواب: **شوافع کا موقف**: امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سری اور جہری دونوں نمازوں میں مقتدی کے لیے سورۃ الفاتحہ کی قرآت کرنا واجب ہے، اور سورۃ الفاتحہ کے علاوہ بقیہ میں قرآت کرنا مقتدی کے لیے جائز ہے۔

امام شافعی کی ایک اور روایت کے مطابق مقتدی کے لیے محض سری نماز میں سورۃ الفاتحہ کی قرآت کرنا واجب ہے جبکہ جہری نماز میں اس (مقتدی) کا امام کی قرآت سننا ہی کافی ہے۔

دلائل: (1) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز فجر ادا کر رہے تھے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآت بھاری ہو گئی، جب وہ فارغ ہوئے تو فرمایا"" شاید تم نے اپنے امام کے پیچھے قرآت کی ہے؟؟؟ ہم نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" تم ایسا نہ کرو سوائے سورۃ الفاتحہ کے کیونکہ جو سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(2) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جو امام کے پیچھے نماز پڑھے اسے سورۃ الفاتحہ کی قرآت کرنی چاہیے۔

سوال نمبر 10: قراءت کے بعد آمین کہنے کے مستحب ہونے پر کیا اختلاف ہے؟

جواب: قراءت کے بعد آمین کہنے کے مستحب ہونے پر یہ اختلاف ہے کہ آمین اونچی آواز میں کہی جائے گی یا آہستہ آواز میں۔

سوال نمبر 11: پہلی رکعت کو طویل کرنے پر حدیث بیان کیجئے۔

جواب: عن ابي قتادة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يطيل في الركعة الاولى في الظهر ما لا يطيل في الركعة الثانية وهكذا في العصر وهكذا في الصبح. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ظہر میں دوسری رکعت کے مقابلے میں پہلی رکعت کو طویل فرماتے اور اسی طرح عصر میں اور صبح کی نماز میں فرماتے۔ (بخاری ومسلم)

سوال نمبر 12 آقا کریم کے سجدے کی کیفیت بیان کیجئے۔

جواب: حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے ہاتھ کو کشادہ فرماتے حتی کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہوتی۔

سوال نمبر 13: جلسہ استراحت کے حوالے سے اختلاف ائمہ بیان کیجئے۔

جواب: احناف اور مالکیہ کے نزدیک نمازی جلسہ استراحت نہیں کرے گا جبکہ شوافع کے نزدیک جلسہ استراحت کرے گا اور امام احمد بن حنبل سے اس کے متعلق دو روایت ہیں ایک یہ کہ وہ جلسہ استراحت کرے گا دوسری یہ کہ وہ جلسہ استراحت نہیں کرے گا۔

سوال نمبر 14: آقا کریم صحابہ کو تشہد کس طرح سکھاتے تھے؟

جواب: آقا کریم صحابہ کو تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھاتے۔

سوال نمبر 15 تشہد میں مٹھی باندھنے اور اشارہ کرنے کی کیفیت بیان کیجئے۔

جواب: جب تشہد میں لفظ 'لا' کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالیجئے اور چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر دیجیے۔ پھر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرلیجیے۔ یہ تشہد میں مٹھی باندھنے اور اشارہ کرنے کی کیفیت ہے۔

جامعۃ المدینہ فیضان عطار مدینہ

سوال نمبر 16: تشہد میں دعا کی کیفیت بیان کیجئے۔

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو چاہیے کہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور وہ کہے اللهم اني اعوذبك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن شر فتنة المسيح الدجال.۔

سوال نمبر 17: احناف اور شوافع کے نزدیک سلام کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: احناف کے نزدیک سلام واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک سلام فرض ہے۔

سوال نمبر 18: سدل کسے کہتے ہیں اور اس پر حدیث بیان کیجئے۔

جواب: نماز میں کپڑا لٹکانے کو سدل کہتے ہیں۔

حدیث: عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن السدل في الصلاة وان يغطّي الرجل فاه.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز میں سدل یعنی کپڑا لٹکانے اور بندے کے منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

حدیث: عن ابي جحيفة رضي الله عنه قال مر النبي صلى الله عليه وسلم برجل سادل ثوبه في الصلاة فعطفه عليه. (رواه ابن النجار)

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو نماز میں اپنا کپڑا لٹکائے ہوئے تھا، تو آپ ﷺ نے اسے اس پر درست کر دیا۔ (ابن نجار)

سوال نمبر 19: نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کے حوالے سے حدیث بیان کیجئے۔

جواب: (1) عن جابر بن سمرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لينتهينّ اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء في الصلاة او لا ترجع اليهم ابصارهم. (اخرجه مسلم وابو داود)

جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھانے سے باز آجائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی نظریں واپس لوٹائی ہی نہ جائیں(مسلم ابوداؤد)

سوال نمبر20: نماز کے وقت میں کھانا حاضر ہونے اور قضاحاجت پیش آنے پر حدیث پاک بیان کیجئے۔

جواب:عن عائشة رضي الله عنها ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال لا صلاة بحضرة الطعام ولا لمن یدافعه الاخبثان. (اخرجه مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے کی موجودگی میں اور اس حالت میں نماز نہیں ہوتی جب کسی کو پیشاب یاپاخانے کی حاجت ہو۔

جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ

طویل سوالات

سوال نمبر 1: امام اعظم اور امام اوزاعی کا مناظرہ تفصیلا بیان کیجئے۔

جواب: امام اعظم ابو حنیفہ اور امام اوزاعی رحمہا اللہ مکہ میں " دار حناطین " کے مقام پر جمع ہوئے تو امام اوزاعی نے کہا تم لوگوں کو کیا ہے کہ تم رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے؟ امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا" کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ ثابت نہیں" پس امام اوزاعی نے فرمایا کیسے ثابت نہیں؟ مجھ سے امام زہری نے بیان کیا، انہوں نے سالم سے نقل کیا، سالم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

امام اعظم نے فرمایا مجھ سے حماد نے بیان کیا، حماد نے ابراہیم سے نقل کیا، ابراہیم نے علقمہ اور اسود سے نقل کیا اور ان دونوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے اور اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے۔

امام اوزاعی کہنے لگے کہ میں آپ کو عن زہری عن سالم عن ابیہ کے طریق سے روایت کر رہا ہوں اور آپ مجھے حماد عن ابراھیم عن علقمہ کے طریق سے روایت کر رہے ہیں یعنی میری اسناد آپ کے سند سے عالی ہے۔

امام اعظم فرمانے لگے حماد زہری سے زیادہ فقیہ ہیں، ابراہیم سالم سے زیادہ فقیہ ہیں اور علقمہ بھی فقہ میں کسی طرح حضرت ابن عمر سے کم نہیں اگرچہ حضرت ابن عمر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت حاصل ہے اور اسود بھی اسی طرح ہیں،، اور عبد اللہ تو پھر عبد اللہ ہیں یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود کا فقہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت میں کیا مقام تھا وہ آپ جانتے پس امام اعظم راویوں کے زیادہ فقیہ ہونے کی وجہ سے ترجیح پا گئے جس طرح امام اوزاعی کو سند کے عالی ہونے کی وجہ سے ترجیح حاصل ہوئی۔

سوال نمبر 2: نماز میں سلام پھیرنے کے حوالے سے اختلاف ائمہ مع دلائل قلم بند کیجئے۔

جواب: **شوافع اور حنابلہ کا موقف:** شوافع اور حنابلہ کے نزدیک نماز میں سلام فرض ہے۔

شوافع اور حنابلہ کی دلیل: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مفتاح الصلاۃ الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم.**

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" نماز کی چابی طہور ہے اور نماز کی تحریم تکبیر کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام کہنا ہے"۔

احناف کا موقف: احناف کے نزدیک نماز میں سلام واجب ہے۔

احناف کی دلیل: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تشہد سکھادی تو فرمایا: (**اذا قلت او فعلت هذا فقد تمت صلاتك ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد**)" جب تم یہ کہ لو یا یوں "" کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی، اگر تم کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام سے پہلے نماز کے مکمل ہونے کا حکم لگایا اور پھر بیٹھنے یا کھڑے ہونے کا اختیار بھی دیا، تو یہ چیز فرض اور واجب کے منافی ہے (یعنی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سلام نہ فرض ہے اور نہ واجب) لیکن ہم نے شوافع کی دلیل کی وجہ سے احتیاطا سلام کے واجب ہونے کا حکم لگا دیا۔

شوافع اور حنابلہ کا رد: شوافع اور حنابلہ نے سلام کے فرض ہونے کے ثبوت میں جو روایت پیش کی ہے وہ قطعی نہیں ہے کیونکہ اس کے خلاف حضرت ابن مسعود والی حدیث موجود ہے جسے ہم نے دلیل بنایا ہے، اور فرض دلیل قطعی سے ثابت ہوتا ہے لہذا معلوم ہوا کہ نماز میں سلام فرض نہیں ہے۔

سوال نمبر 3: قراءت کے بعد جہرا آمین کہنے کے حوالے سے اختلاف ائمہ مع دلائل زینت قرطاس کیجیے۔

جواب: **مذہب شوافع وحنابلہ:** امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک اونچی آواز سے "آمین" کہی جائے گی۔

مذہب مالکیہ: امام مالک کا مذہب اس حوالے سے مختلف فیہ ہے (یعنی آمین کو جہر کے ساتھ کہا جائے گا یا آہستہ آواز سے اس حوالے سے ان کے مذہب میں اختلاف ہے)۔

مذہب احناف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک آہستہ آواز سے آمین کہی جائے گی۔

شوافع اور حنابلہ کی دلیل: (1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تلا غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال آمين حتى يسمع من يليه من الصف الاول) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" تلاوت فرماتے تو اتنی آواز سے آمین کہتے کہ پہلی صف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب کھڑے صحابہ کرام سن لیتے۔ (ابو داؤد)

(2) حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ (سمعت رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم قرا غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين ومد بها صوته) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا، انہوں نے "" غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی قرآت کی اور اپنی آواز کو کھینچتے ہوئے آمین کہا۔ (ترمذی وابو داؤد)

احناف کی دلیل: (1) روي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه يخفي الامام اربعة اشياء : التعوذ والبسملة وآمين وسبحانك اللهم وبحمدك.

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام چار چیزیں آہستہ آواز میں کہے:

(1) تعوذ (2) بسم اللہ (3) آمین (4) ثناء

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی گئی ہے۔

(2) روي عن ابي وائل رضي الله عنه قال كان عمر وعلي لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بآمين.

ترجمہ: ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما (نماز میں) بسم اللہ، تعوذ اور آمین کو جہر کے ساتھ نہیں کہتے تھے۔

سوال نمبر 4: سجدے میں جاتے ہوئے ہاتھ سے پہلے گھٹنے رکھنے کے حوالے سے اختلاف ائمہ مع دلائل تحریر کیجیے۔

جامعۃ المدینہ فیضان بہار مدینہ

جواب: **احناف، شوافع اور حنابلہ کا موقف:** ان کا موقف ہے کہ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے گا اور اس کے بعد ہاتھوں کو رکھا جائے گا۔

امام مالک اور امام اوزاعی کا موقف: امام مالک، امام اوزاعی، آئمہ احادیث کی ایک جماعت اور امام احمد بن حنبل اپنی ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے گا۔

احناف، شوافع اور حنابلہ کی دلیل: عن وائل ابن حجر رضي الله عنه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه۔

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے۔

اور عقلا بھی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کیونکہ گھٹنے ہاتھوں کی بنسبت زمین کے زیادہ قریب ہے لہذا پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں گے پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے گا پھر پیشانی کو اور پھر ناک کو، لیکن خیال رہے پیشانی اور ناک میں ترتیب ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ہی عضو کے حکم میں ہیں۔

امام مالک اور امام اوزاعی کی دلیل: عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد احدكم فلا يبرك كما يبرك البعير وليضع يديه قبل ركبتيه۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے اور چاہیے کہ وہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو (زمین پر) رکھے۔

سوال نمبر 5: تشہد میں کیا پڑھا جائے گا؟ عربی اور ترجمہ دونوں تحریر کیجئے۔

جواب: التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا رسول الله.

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ

ترجمہ: تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ بہارِ مدینہ